توحید چونکہ دین اسلام کی بنیاد اور اس کی انتہا ہے' اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کتاب عزیز کے آخر میں جگہ دی کیونکہ خاتمۂ کتاب کے بعد صرف پناہ مانگنے کی گنجایش رہ جاتی ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ سے پہلے صرف بسملہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) ہی مناسب ہے۔ گویا کتاب کی ابتدا اللہ کے نام سے ہوئی اور اس کی انتہا اور خاتمہ اس کی ذاتِ مبارکہ کے ذکر اور اس کی صفات کے بیان پر ہوا جو توحیدِ خالص سے عبارت ہے۔

سورۃ الاخلاص کا سورۃ الفلق سے تعلق

اللہ تعالیٰ نے سورہ ''اللھب'' میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا ذکر کیا اور سورہ اخلاص میں توحید کو بیان فرمایا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ یکا و تنہا اور باقی رہنے والا ہے۔ یہی وہ ذات ہے جس کی دہائی مدد کے طالب دیا کرتے ہیں اور اسی سے فتح طلب کرنے والے مدد مانگتے ہیں اور ضرورت مند اسی کا سہارا طلب کرتے ہیں اور اُسی کی پناہ میں عافیت محسوس کرتے ہیں۔

اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں اور اس کے بعد کی سورہ میں پناہ کا ذکر کیا ہے' یعنی سورۃ الناس میں یہ واضح کر دیا ہے کیونکہ وہ الوہیت و ربوبیت میں یگانہ ہے اور ان میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اس لیے لوگ اس کی پناہ کے طالب ہوں۔ اسی کے لیے حکم خاص ہے اور اسی کی طرف تم لوٹنے والے ہو۔

آپ نے دیکھا کہ کس طرح الشیخ الصواف نے سورۃ اللھب' الاخلاص' الفلق اور الناس میں ربط و مناسبت پیدا کر کے ان کو سورہ فاتحہ سے جوڑ دیا اور ان سب کو اول سے آخر تک ایک ہی نظم میں اس ہار کی طرح پرو دیا جس کا ہر ہیرا اور ہر موتی اپنی اپنی جگہ پر چمک پیدا کر رہا ہو اور بحیثیت مجموعی ایک دوسرے سے مل کر یہ ہیرے اور یہ موتی ہار کو نہایت درجہ خوب صورت اور جاذبِ نظر بناتے ہوں۔

اعتذار

ماہ مارچ ۲۰۰۲ء کے شمارے میں صفحات ۴' ۵' ۷ اور ۸' ۷' ۹ ایک دوسرے کی جگہ چسپاں ہو گئے جس سے قارئین کو زحمت اٹھانا پڑی۔ ہم اس کے لیے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)